جھونکا نسیم کا تھا، اِدھر سے اُدھر گیا

آپا نسیم آرا جو فریفتگیٔ اسلام کی وجہ سے بنت الاسلام کے نام سے زیادہ جانی گئیں، بہ حیثیت علمبردارِ دعوتِ اسلام، تعلیم و تعلم، تصنیف و تالیف اور ادبِ دلپذیر کے دائروں میں بھرپور کام کر کے ۹ رجون ۱۹۸۹ء کو امتحان گاہِ دنیا سے رخصت ہو کر ان نورانی ہستیوں کی صف میں شامل ہوگئیں جن کے لیے قرآن میں وارد ہے کہ " مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ "

جب ترقی پسند ادبی تحریک دین و اخلاق کے خلاف ایک سیلاب بن کر اٹھی تو اس سلسلے میں چار خواتین نے قلم کی ادبی قوت سے اس یلغار کے مقابلے کا عزم کیا۔ آج اُن میں سے دو رخصت ہو چکی ہیں اور دو باقی ہیں۔ مگر ان مجاہدات نے بہت کام کیا۔ بنت الاسلام لاہور کالج فار ویمن میں اسلامیات کی ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ تھیں۔ انہوں نے "اُسوۂ حسنہ" کے علاوہ ایک دلچسپ سلسلۂ کتب بہ عنوان " زندگی بے بندگی، شرمندگی" لکھ کر بہت مقبولیت حاصل کی۔ انہیں صدارتی ایوارڈ بھی ملا۔ اسلامی نقطۂ نظر رکھنے والی خواتین کے ادبی حلقے "حریمِ ادب" کی وہ شمع بنی رہیں۔ ماہنامہ "نور" اور "بتول" سے خاص محبت تھی۔

میرا خیال ہے کہ وہ سچائی اور نیکی کی اتنی شمعیں کتابوں اور شاگردوں اور رفیقات کی شکل میں روشن کر گئی ہیں جو کبھی گُل نہ ہوں گی اور اُن سے پھیلنے والی روشنی اُن کے لیے صدقہ جاریہ ہوگی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا وَارْحَمْهَا۔